REGD No. L. 5254

فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۷/۱۲ ۱۲ احسان ۱۳۳۷ھش ۱۲ جون ۱۹۵۸ء نمبر ۱۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۸ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ جون۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت سر درد کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

لنکا میں حالیہ فسادات سے فائدہ اٹھا کر حکومت کا تختہ الٹنے کی تحریک

پارلیمنٹ میں ہنگامی حالات پر بحث کے دوران وزیر اعظم مسٹر بندرانائیکے کا انکشاف

کولمبو ۱۱ جون۔ لنکا کے وزیر اعظم مسٹر بندرانائیکے نے کہا ہے۔ کہ اس وقت ملک میں ایک ایسی تحریک جاری ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ زبان کے مسئلہ پر رونما ہونے والے موجودہ فسادات سے فائدہ اٹھا کر ہمارے ملک میں حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے پارلیمنٹ کے ایک خفیہ اجلاس میں گزشتہ جمعرات کو کیا تھا۔ لیکن ان کی اس تقریر کا خلاصہ اخبارات کو اشاعت کے لئے اب دیا گیا ہے۔ مسٹر بندرانائیکے نے ہنگامی حالات پر بحث ختم کرتے ہوئے کہا میرے پاس اس بات کا قطعی اور یقینی ثبوت موجود ہے۔ کہ زبان کے مسئلہ پر حالیہ فسادات کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے۔ انہوں نے کہا پس پردہ ایک انتہائی شرانگیز عنصر ہے جس نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے۔ یہ عنصر ہی ان فسادات کو ہوا دے رہا ہے اور اس سلسلہ میں بے دریغ روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ اور پھر چالاکی یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ قوم پروری کے نام کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے فیڈرل پارٹی کے لیڈروں اور ان کی روش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا یہ لوگ اپنے ساتھیوں کو تشدد سے باز رکھنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے طنز سے کہا اس پر دعوے یہ ہے کہ وہ گاندھی جی اور ان کے فلسفہ عدم تشدد کے حامی ہیں۔

— کراچی ۱۱ جون۔ صدر اور بیگم سکندر مرزا کل بذریعہ ٹرین نتھیا گلی روانہ ہو گئے ہیں آپ وہاں چند ہفتہ قیام کریں گے۔

لبنان کے اندرونی معاملات میں متحدہ عرب جمہوریہ کی مداخلت کا سوال

اقوام متحدہ کا تحقیقاتی کمیشن لبنان بھیجنے کی تجویز

نیویارک ۱۱ جون۔ لبنان نے متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جو شکایت کی ہے۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں کل رات اس پر پھر بحث شروع ہوئی۔ لبنان کے وزیر خارجہ مسٹر چارلس ملک نے مطالبہ کیا۔ کہ جب تک میرے ملک کی شکایات کا تصفیہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کونسل کا اجلاس مسلسل جاری رہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے مداخلت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اور باغیوں کو بھاری تعداد میں وہاں سے اسلحہ اور دوسرا سامان پہنچ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے صورت حال اور زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ عرب جمہوریہ کے نمائندے عمر لطفی نے ان الزامات کی پر زور تردید کی۔ بعد میں سویڈن کے نمائندے مسٹر یارنگ نے تجویز پیش کی۔ کہ مبصروں کا ایک کمیشن لبنان بھیجا جائے۔ جو وہاں جا کر یہ پتہ لگائے۔ کہ لبنان کے حالیہ فسادات میں کس حد تک بیرونی مداخلت ہوئی ہے۔ مسٹر یارنگ کی یہ تجویز اب ایک قرارداد کی شکل میں پیش کی جائے گی۔

مشرقی پاکستان اسمبلی کا اجلاس

کل سے شروع ہو رہا ہے

ڈھاکہ ۱۱ جون۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کا بجٹ اجلاس کل سے شروع رہا ہے۔ جو ۷ جولائی تک جاری رہے گا۔ درمیان میں عید الاضحیہ کے لئے پانچ یوم کا وقفہ ہوگا۔ بجٹ پر ۱۲ جون کو بحث شروع ہوگی۔

صاحبزادی امۃ الحلیم سلمہا کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

صاحبزادی امۃ الحلیم سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا حال ہی میں لاہور میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ پچھلے دنوں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ کی معیت میں آپ کے گھر تشریف لے جا کر عیادت فرمائی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم قاضی صاحب کی شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کے دو بزرگ احباب کی حج بیت اللہ کیلئے روانگی

جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کے دو بزرگ احباب مکرم جناب محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ (یوگنڈا) اور مکرم جناب با فضل کریم صاحب لون پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دارالسلام (ٹانگانیکا) حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ معظمہ جا رہے ہیں۔ ان ہر دو احباب نے آج مورخہ ۱۱ جون کو بذریعہ ہوائی جہاز نیروبی سے جدہ روانہ ہونا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حج بیت اللہ کے شرف اور حرمین شریفین کی زیارت کو خود ان کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۸ء

زندگی اور اسلام

اسلام ایک دین ہے جس کا مرکزی مقصود قرب الٰہی کا حصول ہے۔ لیکن اسلام رہبانیت کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ انسانی زندگی کے تمام اعمال میں متقیانہ حصہ لینے کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلٰوۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔

علاوہ اس کے کہ متقی وہی ہوتا ہے۔ جو اپنے دنیوی اعمال کو باحسن طریق سرانجام دیتا ہے۔ اور جو کام کرتا ہے۔ خدا کے خوف کے لحاظ سے کرتا ہے یقیمون الصلٰوۃ ومما رزقنٰھم ینفقون کے الفاظ سے جو متقی کی تعریف کی گئی ہے۔ وہ یہی ہے کہ وہ ایمان بالغیب کے ساتھ ساتھ ایک عملی زندگی گزارتا ہے۔ یعنی وہ ایک سوشل ہستی ہے۔ جو اپنا رزق حلال خود کماتا ہے اور اس میں سے دینی کاموں کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اسلام جو پابندی لگاتا ہے۔ اور جو اسلام کی روح ہے وہ یہ ہے کہ جو بھی انسان کرے تقوے کے ساتھ کرے۔ وہ انسان کو کسی فطری جذبہ کو دبانے کے لئے نہیں کہتا۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ تم یاد الٰہی کے لئے ساری دنیا سے دھندے ترک کر کے کسی پہاڑ کی کھوہ میں یا جنگلوں میں گھوم پھر کر اپنی زندگی بسر کرو۔

بے شک اسلام ہمیں تلقین کرتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے لیٹے ہوئے چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم دنیا کے دوسرے کام نہ کریں۔ بلکہ اس کا مطلب یہی ہے کہ اپنے تمام کام اس طرح سرانجام دیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف جاگزین ہو۔ اور کسی عمل میں وہ فراموش نہ ہو۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر وقت "یاد الٰہی" میں مصروف رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ وہاں وہ ہمیں ہمارے دنیوی معاملات کے متعلق بھی ایسے اصول بتاتا ہے جن پر عمل کر کے ہم صحیح معنوں میں اسلامی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

اسی معنے میں اسلام اعتدال کا دین کہلاتا ہے۔ کہ وہ ہمیں زندگی بسر کرنے کے لئے ایسے اصول بتاتا ہے جو ہمارے روزمرہ کے اعمال میں راہنمائی کرتے ہیں۔ وہ ہمیں اجتماعی اور انفرادی افعال میں ایسی ہدایات دیتا ہے کہ اگر ہم ان پر پوری طرح عامل ہوں تو یقیناً یہی دنیا بہشت کا نمونہ بن جائے۔ وہ نہ صرف ہمیں اپنے نفس کے حقوق بتاتا ہے۔ بلکہ حقوق العباد کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ جس میں وہ ہمیں گول مول تعلیم نہیں دیتا بلکہ ٹھوس ہدایات دیتا ہے۔ رزق کمانا رزق کا صحیح استعمال۔ خاندان کے باہمی تعلقات۔ زن و شوہر کے تعلقات ان میں جو برائیاں پیدا ہو سکتی ہیں ان کے انسداد کے لئے طریق کار۔ بچوں کا والدین سے اور والدین کا بچوں سے کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ ہمسائے کے حقوق کیا ہیں۔ یتامےٰ اور ابنائے السبیل کے ساتھ ہمارا برتاؤ کیا ہونا چاہیئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں تمکن فی الارض کی نعمت عطا کرے۔ تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے حکام اور رعایا کے باہمی کیا حقوق و فرائض ہیں۔ ان سب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ جہاں تک اجتماعی معاملات کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قتل نفس کو مذموم فرمایا ہے بلکہ فساد فی الارض کو قتل نفس سے بھی بدتر بتایا ہے۔

یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ احکام پر احکام دیئے چلا جاتا ہے۔ بلکہ وہ اس لائحہ عمل کی جو ایک متقی انسان کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کے عقلی وجوہات بھی ساتھ ساتھ بیان کرتا ہے۔ مثلاً وہ تمام انسانوں کی آزادی ضمیر کا اصول لا اکراہ فی الدین پیش کرتا ہے تو ساتھ ہی اس کی یہ وجہ بھی بیان کر دیتا ہے کہ قد تبین الرشد من الغی یعنی دین میں جبر و اکراہ اس لئے نہیں ہونا چاہیئے کہ ہدایت کی باتیں گمراہی کی باتوں سے ممیز کر دی گئی ہیں۔ یعنی قرآن کریم میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ فعل اچھا ہے اور یہ فعل برا ہے۔ یہ کام کرو گے تو تم گویا صراط مستقیم پر چل رہے ہو گے۔ اور یہ فعل کرو گے۔ تو مغضوب علیہ اور ضالین میں شمار ہو گے۔ اور ساتھ ہی بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ افلا تعقلون یعنے کیا پس تم عقل نہیں کرو گے۔ یعنے جو کچھ ہم کہتے ہیں۔ اس کو اپنی عقل کے ترازو پر تول کر دیکھ لو۔ ہم تمہارے ساتھ کوئی سختی زبردستی یا دھوکا نہیں کر رہے۔ ہم نے تمہیں صحیح بات کا اندازہ کرنے کے لئے عقل دی ہے۔ ہمارے احکام کو اس معیار پر جانچ کر دیکھ لو۔

افسوس ہے کہ ہم نے جہاں دیگر اسلامی اخلاق کو عجمی خیالات اور نفس امارہ کے زیر اثر ترک کر دیا ہے وہاں آزادی ضمیر کے عظیم الشان اصول کو بھی بھلا دیا ہے۔ اور آیہ لا اکراہ فی الدین کی عجیب عجیب تاویلیں کر لی ہیں۔ بلکہ جب کوئی اور بات نہ بن سکی۔ تو سرے سے اس آیہ کریمہ کو ہی منسوخ قرار دے کر بعض دوسری آیات کو متن سے سے علیحدہ کر کے اپنے من بھاتے معنے پہنا لئے اور اسلام کو نہ صرف اپنی تحریروں میں بلکہ اعمال سے نعوذ باللہ ایک خونخوار دین بنا کر دنیا کو اس سے متنفر کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دلوں سے نکال کر اپنی ہر نفسانی جدوجہد کو جہاد فی سبیل اللہ کا مقدس نام دے دیا۔

ہماری ان خودساختہ توجیہات اور گمراہی کا دشمنان اسلام نے یہ فائدہ اٹھایا کہ انہوں نے تمام دنیا کے سامنے بڑے زور سے یہ پروپیگنڈا کیا کہ اسلام تلوار کا مرہون منت ہے۔ اسلام کا سبق یہ ہے کہ ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار لے کر نکلو۔ اور ساری دنیا کو فتح کرتے جاؤ۔ چنانچہ ذیل میں ہم بطور نمونہ ایک مشہور مستشرق مسٹر "گبن" کی کتاب سے کچھ عبارت کا ترجمہ دیتے ہیں۔

"انصاف کا تقاضا ہے کہ اسلام کا طالب علم اس تصویر کو کہ ایک عرب قوم ہے جو ایک ہاتھ میں تلوار اور ایک ہاتھ میں قرآن لے کر تباہ شدہ گھروں۔ جلتے ہوئے شہروں اور برباد زمینوں اٹھتے ہوئے دردناک شیون کے درمیان اپنا دین پھیلا رہی ہو۔ یسوع مسیح کا اپنے شاگردوں کو یہ پیغام دیتے ہوئے مقابلہ کرے کہ "تمہارے پاس میں سلامتی چھوڑتا ہوں۔ میں اپنی برکت تمہیں دیتا ہوں۔ جاؤ اور انجیل کی تعلیم دو بیماروں کو شفا بخشو وغیرہ۔

اس معاند اسلام نے اس سے قبل آنحضرت صلعم کی ذات پر نہایت سخت الزامات تراشے ہیں۔ جن کو ہم یہاں نقل نہیں کر سکتے۔ اس ٹکڑے سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس نے کیا کچھ نہ کہا ہوگا۔ پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں جو الزام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی ذات بابرکات پر لگایا ہے کہ انہوں نے ایران و روم کو دعوت اسلام دے کر یہ انتظار نہ کیا۔ کہ کیا جواب ملتا ہے۔ بلکہ اس سے پیشتر ہی ان ملکوں سے تصادم شروع کر دیا۔ اور ان پر حملہ کر کے انہیں فتح کر لیا۔ اس سخت ترین معاند اسلام کو بھی ایسا الزام لگانے کی جرأت نہیں ہوئی۔

یہ ہم نے ایک مثال دی ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کو ترک کرکے ہم نے اپنے آپ کو اور اسلامی تعلیمات کو کتنا نقصان پہنچایا ہے۔ اور پہنچا رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو خوف خدا سے مبرا کر دیا ہے۔ ہم نے ان تقوے کی راہوں کو چھوڑ دیا ہے۔ جو زندگی کے ہر شعبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو شروع ہی میں فرما دیا ہے کہ قرآن کریم صرف متقیوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جب سے ہم نے تقوے کو چھوڑا ہے آیات اللہ کو بھی فراموش کر دیا ہے اور اپنے نفسانی معنے انہیں پہنا لئے ہیں۔

بعض اعتراضات کے جوابات

(از محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری)

مولوی محمد مراد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ حافظ آباد نے حکیم محمد لطیف صاحب حافظ آبادی کے بعض اعتراضات نظارت اصلاح و ارشاد میں جوابات کیلئے بھجوائے ہیں ان کے جوابات دینے سے پہلے معترض کی تحریر کے آخری نوٹ کی وجہ سے چند تمہیدی امور کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

امر اوّل یہ ہے کہ سہو و نسیان سے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہی یہ شان بزبان حضرت موسیٰ علیہ السلام قرآن مجید میں مذکور ہے کہ لا یضلّ ربّی ولا ینسیٰ۔ کہ خدا تعالیٰ نہ بے راہ ہوتا ہے نہ بھولتا ہے۔ خود ہمارے سید و مولیٰ امام الاتقیاء فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انّما انا بشرٌ انسیٰ کما تنسون۔ میں ایک بشر ہوں۔ جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ کے سہو و نسیان کے بعض واقعات بھی صحیح بخاری میں درج ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ بھول چوک نبوت و امامت میں حارج نہیں۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک دفعہ عصر کی نماز پڑھاتے ہوئے بھول کر آپ نے چار رکعتوں کی جگہ دو رکعتیں پڑھا دیں۔ نیز ایک حدیث میں حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے کہ اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دی ہیں۔ جنہیں میں فلاں فلاں سورۃ میں بھول چکا تھا۔ (بخاری کتاب الشہادات باب شہادۃ الاعمیٰ جلد ۲ صفحہ ۲۴ مصری)

امر دوم معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحیٌ یوحیٰ کے معنوں سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی غلطی کے مرتکب نہیں ہوسکتے تھے حالانکہ انہی الفاظ میں وحی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تھی جو قرآن مجید کی سورۃ نجم میں مذکور ہے۔ لہٰذا اس وحی کی موجودگی میں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے اپنے بیان کے مطابق سہو و نسیان کا صدور ممکن ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اگر کسی امر میں سہو و نسیان کا ارتکاب ہو تو یہ امر کیونکر قابل اعتراض ہوسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب اور خادم ہی ہیں۔ آپ سے مرتبہ اور کمالات میں بڑے تو نہیں۔ سہو و نسیان کسی محقق کے نزدیک منافی نبوت نہیں۔

امر سوم حضرت اقدس کا ایک کلام حکیم صاحب نے ازالہ اوہام سے یوں نقل کیا ہے کہ:۔

"میرے اندر ایک آسمانی رُوح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔"

مگر اس کا تعلق اس جگہ وفات مسیح کے مسئلہ سے بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۲۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"میں نے اس کتاب میں نہایت زبردست ثبوتوں سے مسیح کا فوت ہوجانا اور اموات میں داخل ہوجانا ثابت کر دیا ہے۔" الخ

پس حضور معترض کے پیش کردہ الفاظ میں اس جگہ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ وفات مسیح کا مسئلہ آپ نے خاص آسمانی تائید سے لکھا ہے اور لاجواب الفاظ میں تحریر فرمایا ہے۔

پھر اس بیان کو عمومی بیان بھی قرار دیا جائے تب بھی اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ سے سہو و نسیان کا صدور بھی ممکن نہیں۔ اس صورت میں اس کا مفہوم صرف یہ ہوگا کہ حضور کے بیانات کو تائید الٰہی علی العموم حاصل ہے۔ جیسا کہ وما ینطق عن الھویٰ اِن ھو الّا وحیٌ یوحیٰ کے الفاظ عام ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انّما انا بشرٌ انسیٰ کما تنسون کہہ کر نسیان کو اس سے خود مستثنیٰ فرما دیا ہے۔

امر چہارم۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علوم اور روشن معارف عطا فرمائے ہیں اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو اس زمانے میں آپ کے سوا کسی کو معلوم نہ تھا۔ مگر اس کے بھی یہ معنی نہیں کہ بھول چوک کا صدور آپ سے ممکن نہیں۔ اس ضروری تمہید کے بعد اب میں حکیم صاحب کے اعتراضات درج کر کے ان کے جوابات تحریر کرتا ہوں۔ وما توفیقی الّا باللہ وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

اعتراضات کے جوابات

اوّل "تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے۔ اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۶)

حکیم صاحب کا اس عبارت پر اعتراض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد کی تعداد بھی گیارہ نہ تھی۔

جواب۔ معترض کا یہ اعتراض عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ چنانچہ تاریخ الخمیس صفحہ ۳۰۷-۳۰۸ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے بارہ میں کئی روایات درج ہیں۔ بعض روایات کے لحاظ سے آپ کی اولاد کی تعداد سات بنتی ہے۔ بعض کے لحاظ سے آٹھ۔ بعض کے لحاظ سے نو۔ مگر ایک روایت میں لکھا ہے کہ:۔

"قیل کان لہٗ صلی اللہ علیہ وسلم الطیب والمطیب ولدا فی بطنٍ والطاھر والمطھر ولدًا فی بطنٍ ذکرہٗ صاحب الصفوۃ فیکونون علیٰ ھٰذا احد عشر وقیل ولد قبل البعث یقال لہٗ عبد مناف فیکونون علیٰ ھٰذا اثنی عشر وھٰذا القائل یقول اولادہٗ کلّھم سوا ھٰذا ولدوا فی الاسلام بعد المبعث۔"

کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیٹے طیب اور مطیب تھے جو ایک بطن سے یعنی توام پیدا ہوئے اور طاہر اور مطہر بھی آپ کے دو بیٹے تھے جو ایک بطن سے پیدا ہوئے۔ یہ روایت صاحب الصفوہ کی ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی اولاد کی تعداد گیارہ بنتی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کے دعویٰ سے پہلے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو عبد مناف کہلاتا تھا۔ پس اس صورت میں آپ کی اولاد کی تعداد بارہ ہوگی۔ اس روایت کا قائل یہ کہتا ہے کہ اس لڑکے کے علاوہ آپ کی ساری اولاد اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی۔ البتہ چشمہ معرفت میں سہو کتابت سے گیارہ لڑکے لڑکیاں یا گیارہ بچے کی بجائے گیارہ لڑکے لکھا گیا ہے۔ یہ سہو مصنف کی طرف سے ہو یا کاتب کی طرف سے بہر حال ایسی غلطی نہیں جو نبوت و امامت میں حارج ہو۔

دوم "اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت تھا۔" (مجموعہ الہامات و مکاشفات صفحہ ۴۲۹)

اس عبارت پر معترض کہتا ہے کہ بوعلی سینا خوارزم شاہیوں سے بیالیس برس پہلے فوت ہوچکا تھا۔

جواب۔ معترض کی یہ تحقیق درست نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان صحیح ہے۔ چنانچہ تتمہ صوان الحکمۃ صفحہ ۴۲ مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی پر لکھا ہے:۔

"ثمّ ابتدأ ابو علی بقراءۃ کتاب ایساغوجی علی الناتلی حتّی احکم علیہ المنطق ثمّ ابتدأ بکتاب اقلیدس ثمّ المجسطی فلمّا فرغ الناتلی من تعلیمہ توجّہ تلقاء خوارزم شاہ مومن بن محمد مولیٰ امیر المؤمنین واشتغل ابو علی لتحصیل العلوم من الطبیعی والالٰھی۔"

یعنی ابوعلی سینا نے استاد ناتلی سے ایساغوجی پڑھنی شروع کی۔ اور منطق میں پختہ ہوگیا تو پھر اقلیدس اور پھر مجسطی پڑھنی شروع کی۔ جب استاد ناتلی اس کی تعلیم سے فارغ ہوا تو وہ خوارزم شاہ مومن بن محمد مولیٰ امیر المؤمنین کے پاس چلا گیا اور ابوعلی علوم طبیعی اور الٰہی کی تحصیل میں مشغول ہوگیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ خوارزم شاہ ابوعلی سینا کے وقت میں زندہ موجود تھا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے:۔

"ولمّا اضطربت السامانیۃ دعتہ الضرورۃ الی الخروج من البخاری الی کرکانج والاختلاف الخ

خوارزم شاہ"

کہ جب سامانی سلطنت میں اضطراب پیدا ہوا تو ابو علی سینا بخارا سے کرکانج خوارزم شاہ کے پاس جانے کے لئے مجبور ہوا۔

اس سے ظاہر ہے کہ شیخ ابو علی سینا خود بھی خوارزم شاہ کے پاس گیا ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان بالکل درست ہے۔ اور معترض کا اعتراض باطل ہے۔

سوم۔ آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے۔ کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ

"ھذا خلیفۃ اللہ المھدی"

اس کے متعلق حکیم صاحب معترض ہیں کہ یہ حدیث بخاری میں موجود نہیں

جواب۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مستدرک للحاکم میں موجود ہے اور حاکم نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

"صحیح علی شرط الشیخین"

(دیکھو ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ حاشیہ مطبوعہ مصر)

کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم دونوں کی شرط پر صحیح ہے۔

البتہ مستدرک للحاکم کی بجائے بخاری میں موجود ہونے کا ذکر سہو ہے

جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتازانی۔ ملا خسرو اور عبد الحکیم سے حدیث یکثر لکم الاحادیث بعدی کے متعلق بخاری کا حوالہ دینے میں سہو ہوئی ہے۔

(دیکھو توضیح شرح تلویح جلد ۲ صفحہ ۲۶)

اور اسی طرح حدیث خیر السود ان ثلاثہ . . . . رواہ بخاری فی صحیحہ لکھ کر محدث ابن الربیع نے بھی سہواً بخاری کا حوالہ دیا ہے۔ امام علی قاری علیہ الرحمۃ اس بارہ میں لکھتے ہیں:۔

لکن قول البخاری سہو قلم امامن انا قل او من المصنف فان الحدیث لیس فی البخاری۔

(موضوعات کبیر صفحہ ۳۰)

کہ ابن ربیع محدث سے حوالہ دینے میں سہو ہوئی ہے یا اس سے نقل کرنے والے سے سہو ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ حدیث بخاری میں موجود نہیں

پس جب ھذا خلیفۃ اللہ المھدی کے الفاظ پر مشتمل صحیح حدیث موجود ہے جو بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ تو پھر کتاب کے حوالہ میں سہو کا واقع ہونا کوئی قابل اعتراض امر نہیں۔ (عام البشری)

فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے عطیہ دینے والے احباب

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے خاکسار کی طرف سے اخبار الفضل میں متعدد بار عطایا کے لئے تحریک ہوتی رہی ہے۔ جس پر جماعت کے بہت سے احباب نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس سے قبل معطی حضرات کی فہرستیں بھی الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ آخری شائع شدہ فہرست کے بعد سے اب تک جو مزید عطایا موصول ہوئے ہیں۔ ان کی فہرست اب قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ دوست ان معطی حضرات کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے بہرہ ور فرمادے آمین۔

میں جماعت کے دوستوں کو پھر اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جیسا کہ ایک پہلے اعلان میں عرض کر چکا ہوں۔ ہسپتال کا اپریشن بلاک زیر تعمیر ہے۔ اور مزید پانچ بلاک تعمیر ہونے والے ہیں ان سب پر اندازہ خرچ ڈھائی لاکھ روپے کا ہے تعمیر کے لئے رقم اب بالکل ختم ہو چکی ہے۔ حتیٰ کہ زیر تعمیر اپریشن بلاک کو مکمل کرنے کے لئے بھی رقم نہیں ہے۔ پس جن دوستوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں اور ابھی تک رقم ادا نہیں کی یا جن دوستوں نے ابھی اس طرف توجہ ہی نہیں فرمائی ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ تا خدمت خلق کے اس ادارے کی تکمیل جلد ہو سکے۔

زمیندار احباب کی خدمت میں خاص طور پر گذارش ہے کہ آجکل بوجہ گندم کی فصل کی آمد کے وہ سہولت سے اس کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

فہرست عطیہ دھندگان برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ

نام معطی — رقم

محمد اقبال صاحب سیمنٹ ماسٹر چوہڑ کانہ [illegible] ڈھنڈ — ۱۰/-
استانی محمودہ ناز صاحبہ [illegible] — ۵/-/-
عبد القیوم صاحب اوورسیر دادکنٹ — ۲۹/-/-
ڈاکٹر مظفر احمد صاحب [illegible]
از اہلیہ صاحبہ خود — ۵/-/-
جماعت احمدیہ دمشق — ۳۷۳/۱۲/-
" " کویت — ۹/-/-
مستری تاج الدین صاحب ربوہ — ۱۶/-/-
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب لارنس روڈ کراچی — ۵/-/-
بیگم صاحبہ ڈاکٹر فیض اللہ خاں صاحب سنت نگر لاہور — ۱۰/-/-
استانی محمودہ بیگم صاحبہ بچیکی — ۵/-/-
چوہدری شاہنواز خانصاحب کراچی — ۸۰۰۰/-/-
بیگم عباس صاحب منوڑا کراچی — ۲۰/-/-
لیڈی ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ ایم بی بی ایس گوجر خاں — ۱۰۰۰/-/-
ڈاکٹر عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی — ۱۰/-
مرزا محمد خاں صاحب دار الرحمت ربوہ — ۱۰۰/-
حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی بذریعہ محمد یحییٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور — ۹۰/-/-
بھائی محمود احمد صاحب سرگودہا — ۵۰/-/-
حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا — ۵۰/-/-

نام معطی — رقم

قاضی شریف احمد صاحب لجاب
شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم ملتان — ۱۰/-/-
محمد اسمٰعیل خاں صاحب پنشنر چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری — ۳۰/-/-
عبد الحمید صاحب احمدیہ ایسوسی ایشن ماریشس — ۱۰۰/-
حکیم محمد افضل صاحب تالعق اوچ شریف — ۱۰/-
چوہدری محمد عبد العزیز صاحب ایم اے گھیانہ — ۵۰/-
میاں محمد حسین صاحب شاہدرہ — ۵/-/-
ڈپٹی محمد شریف صاحب اے ای سی ریٹائرڈ ربوہ — ۵/-
غلام مصطفےٰ صاحب جماعت نصیرہ براستہ کھاریاں — ۵/-/-
چوہدری عبد الحمید صاحب روہڑی — ۵/-/-
محمد شریف احمد صاحب سکھر — ۵/-/-
عبد اللہ صاحب شیخ موہنجو دارو ضلع لاڑکانہ — ۵/-/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب دیہہ ۸ لکھی راج ضلع نواب شاہ — ۵۰/-/-
ددنا محمد عبد اللہ صاحب نواب شاہ — ۱۰/-/-
زینب بی بی صاحبہ گوٹھ جمال پور ضلع نواب شاہ — ۵۰/-/-
رستم علی صاحب گوٹھ جمال پور " — ۱۰/-/-
اہلیہ صاحبہ " " " — ۱۰/-/-
اہلیہ صاحبہ مولوی عطاء اللہ صاحب " " — ۵/-/-
حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد ضلع نواب شاہ — [illegible]

عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال چک ۲۵۲ ج ب لائلپور — ۶/-
ڈاکٹر عبد الرشید صاحب غوری ایم بی بی ایس واہنڈو گوجرانوالہ — ۵۰/-/-
محمد عمر بشیر احمد صاحب ڈھاکہ — ۱۰۰/-/-
سراج بی صاحبہ کلرک نجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ — ۵/-/-
محمد سلیمان صاحب بنگالی — ۱۰۰/-/-
حبیب احمد صاحب بٹ کراچی — ۵۰/-/-
چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈو الہیار — ۵/-/-
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب راولپنڈی — ۱۲/-/-
ملک رشید احمد صاحب لاہور — ۲۰۰/-/-
چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۲۹ مراد بعلاقہ — ۲۵/-
محمد اسلم صاحب لودھراں — ۱۰/-/-
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ منیر احمد صاحب چنیوٹ — ۱۰۰۰/-/-
ٹھیکیدار عبد العزیز صاحب ربوہ — ۱۰/-/-
راجہ نذیر احمد صاحب بذریعہ قادر بخش صاحب — ۵/-/-
لفٹننٹ کرنل اے اے ملک کمانڈنگ آفیسر پنجاب رجمنٹ لاہور — ۱۰۰/-/-
مبارکہ صاحبہ اہلیہ " " — ۵۰/-/-
نصرت جہاں آرا دختر " " — ۵/-/-
شوکت جہاں آرا دختر " " — ۵/-/-
مظفر علی صاحب ناصر پسر " — ۵/-/-
سجاد علی صاحب ملک پسر " — ۵/-/-
فیاض علی صاحب پسر " — ۵/-/-
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت ملتان از اہلیہ صاحبہ خود — ۱۰۵/-/-

چوہدری بشیر احمد صاحب گوٹھ رسول بخش ضلع نواب شاہ — ۱۰/-/-
رسول بخش صاحب " " — ۱۰/-/-
چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش " — ۵۰/-/-
چوہدری عبد اللہ صاحب " " " — ۱۰/-/-
چوہدری صادق احمد صاحب دریا خاں مری " " " — ۵۰/-/-
چوہدری شاہدین صاحب گوٹھ شاہدین " " — ۱۰/-/-
چوہدری محمد حسین صاحب " " " — ۵۰/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ " " " — ۲۰/-/-
مرزا حسن محمد غلام مصطفےٰ احمد صاحب پیا واٹر میڈیکل ہال کنڈی — ۱۰/-/-
ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ — ۱۵/-/-
عبد الرزاق صاحب کلاتھ مرچنٹ کنڈی ضلع خیرپور میرس — ۲۰/-
لجنہ اماء اللہ کنڈی " " — ۳۶/۸/-
شریف احمد صاحب دہڑ ٹوڈی کنڈی " " — ۱۰/-/-
مجلس خدام الاحمدیہ کنڈی " " — ۱۰/-/-
چوہدری بشیر احمد صاحب گوٹھ بشیر احمد ضلع خیرپور میرس — ۱۰/-/-
چوہدری طفیل احمد صاحب گوٹھ فتح اسلام — ۵/-/-
نیاز احمد صاحب جنرل اکونٹنگ سیکشن C-B-E بحرین — ۵۰/-/-
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ
منجانب رضیہ بی بی صاحبہ مرحومہ بنت خود — ۳۰/-/-

اسلام میں حلف کے ذریعہ فیصلہ اور جھوٹی قسم کا انجام

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلامی قضاء میں دیوانی مقدمات میں بالعموم دو شہادتیں بطور ثبوت پیش کرنا ضروری ہوتی ہیں قرآن کریم میں ہے واستشھدوا شھیدین من رجالکم (بقرہ ع ۳۹) کہ مردوں میں سے دو کو گواہ مقرر کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو مقرر کرو۔ بہر حال مدعی کے لئے ضروری ہے کہ ثبوت پیش کرے اور پھر فیصلہ ہو۔ لیکن اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو دوسرا طریق فیصلہ اسلام میں حلف کے ذریعہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ثبوت پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور عدم ثبوت کی صورت میں حلف انکار کرنے والے یعنی مدعا علیہ پر ہوتی ہے۔

حلف کے ذریعہ فیصلہ کے متعلق بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مدعا علیہ غلط طور پر اور جھوٹی حلف اٹھا کر بھی ڈگری لے سکتا ہے احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک زمین کے جھگڑے میں یہ صورت پیدا ہوئی تھی۔ جھگڑا ایک شخص حضر موت کے رہنے والے اور کندہ قبیلہ کے ایک شخص کے درمیان ہوا تھا۔ مدعی سے جب ثبوت طلب کیا گیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس ثبوت نہیں ہے۔ مگر واقعہ یہی ہے کہ زمین میری ہے۔ اور مدعا علیہ نے کہا کہ یہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عدم ثبوت کی صورت میں کہا فلک یمینہ کہ اس صورت میں مدعا علیہ کو قسم دی جائے گی اور اس پر فیصلہ صادر ہوگا۔ مدعی نے کہا یا رسول اللہ! مدعا علیہ بہت جھوٹا شخص ہے وہ قسم کھا جائے گا۔ اس پر آنجناب نے فرمایا کہ اسلام میں یہی طریق فیصلہ ہے۔ نیز فرمایا اگر وہ جھوٹ بول کر زمین لے لیگا۔ تو خدا تعالےٰ بطور سزا کے قیامت کو سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالے گا۔

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلعم نے جھوٹی حلف اٹھانے والے کے لئے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ "جھوٹی قسم آبادی کو بربادی میں تبدیل کر دیتی ہے۔ گو بالعموم دنیا چونکہ دار الجزاء نہیں ہے بلکہ دار العمل ہے۔ اس لئے دنیا میں کم لوگوں کو سزا ملتی نظر آتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کبھی کبھی اپنی ہستی کے ثبوت کے لئے اس دنیا میں بھی بے باک لوگوں کے لئے قہری تجلی دکھا دیتا ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رض نے لکھا ہے:

"شملہ کے علاقہ میں بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں حتیٰ کہ اتنی چھوٹی ہیں کہ وہاں کی آبادی پانچ سات مردوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ایک چارپائی کے سرہانے راجہ صاحب بیٹھے ہیں اور پائنتی وزیر صاحب جو ریاست کے فنانس کمانڈر انچیف، ریونیو منسٹر، چیف جسٹس غرض سب کچھ وہی ہوتے ہیں وہ ریاست کی ساری رعایا ہوتے ہیں اور بس۔ مگر میں جس ریاست کا ذکر کرنے لگا ہوں وہ خاصی بڑی تھی۔ وہاں کی عدالت میں ایک نہایت اہم مقدمہ ایک پیتل کی گڑوی کا پیش ہوا۔ مدعی نے کہا۔ گڑوی میری ہے۔ ملزم نے کہا میرا۔ بڈھا مدعی بولا کہ اگر مدعا علیہ اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھ کر خدا کی قسم کھا جائے تو میں اپنا دعوےٰ چھوڑ دیتا ہوں۔ عدالت نے یہ طریق فیصلہ منظور کر لیا۔ مدعا علیہ صاف قسم کھا گیا اور گڑوی اٹھا کر مع اپنے بیٹے کے چلا گیا۔ غریب مدعی نے بھی ایک ایسی نظر سے آسمان کی طرف دیکھا جو بد دعاؤں سے بھری تھی۔ خیر عدالت ختم ہوگئی اور خدائی فیصلہ کا انتظار ہونے لگا۔ جھوٹا مدعا علیہ قسم کے ایک دو گھنٹے کے بعد اپنے گاؤں کی پگڈنڈی پر جا رہا تھا کہ یکدم بادل گھر کر آئے شروع ہو گئے پھر بارش آگئی۔ اور آخر میں بجلی کا کڑکا۔ مگر ایسا کہ لوگوں نے برسوں سے ایسا ہولناک کڑکا کانہ سنا تھا۔ دوسرے دن لوگوں نے بجلی سے جھلسی ہوئی دو لاشیں راستہ پر پڑی پائیں۔ ان میں سے ایک ہاتھ میں وہی گڑوی تھی۔ جو کل عدالت کی میز پر رکھی ہوئی دیکھی گئی تھی۔ (۲)

۲۔ ایسے خدائی فیصلے ہمیشہ نہیں ہوا کرتے۔ مگر کبھی کبھی صرف بطور نمونہ اہل دنیا کو اس لئے دکھائے جاتے ہیں کہ وہ ایک مالک یوم الدین ہستی اور جزاء سزاء کے مختار کل عدالت پر ایمان رکھیں ورنہ یہ دنیا دار الجزاء نہیں ہے۔

(آپ بیتی صفحہ ۱۸۳-۱۸۴)

فاعتبروا یا اولی الابصار:

یوم خلافت کی تقریب پر جلسے

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب پر جن احمدی جماعتوں میں جلسے منعقد ہوئے تھے۔ ان کی متعدد رپورٹیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ بقیہ رپورٹیں عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام دیئے جاتے ہیں، جہاں سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

بشیر آباد اسٹیٹ، ظفر آباد لاڑنی سندھ۔ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد۔ نواب شاہ ظفروال۔ ننکانہ صاحب۔ میانی۔ ککھو کھیاٹ۔ رائے ونڈ۔ علی پور گھلواں۔ ضلع مظفر گڑھ کھاریاں۔ میرپور سندھ۔ نور نگر فارم سندھ۔ سانگھڑ سندھ۔ گوٹھ ڈاکٹر عبدالرحیم ضلع نواب شاہ۔ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا۔ ڈگوٹ۔ چک ۱۱/۶ ضلع منٹگمری۔ گھسیٹ پورہ چک ۹۹ ضلع لائلپور۔ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ انور آباد ضلع لاڑکانہ چک ۲۷۵۔ گوکھووال ضلع لائلپور۔ ڈسکہ کلاں۔ کوٹ عبداللہ۔ سید والا۔ چک ۲۷ کاچیلو ضلع تھرپارکر۔ چاہ اسماعیل والا۔ داؤد خیل پنڈی بھٹیاں۔ چک ۹۹ شمالی سمبڑیال۔ گرمولا ورکاں۔ گوٹھ شاہ مومن۔ کوٹ احمدیاں۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ احمد نگر احمد آباد اسٹیٹ۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔

برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ موجودہ سہ ماہی مئی تا ۳۱ جولائی ۵۸ء کے لئے چار کتب بطور نصاب ہوں گی۔ لیکن بعض مجالس کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ یہ کورس بہت دقیق ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ مجالس کو اطلاع کی جاتی ہے کہ اب چار کی بجائے صرف تین حسب ذیل کتب کا امتحان ہوگا (۱) کشتی نوح (۲) ایک غلطی کا ازالہ (۳) تجلیات الٰہیہ۔

قائدین کرام اس امر کا اہتمام کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام ان کتب کا مطالعہ کریں۔ یہ کتب الشرکۃ الاسلامیہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ریزولیوشن نمبر ۲۴۴ مورخہ ۱۷ جون ۵۷ء کی رو سے ریویو آف ریلیجنز کی تقسیم اور فروخت کا کام جو پہلے تحریک جدید کی وکالت تعلیم کے سپرد تھا وہ اب کلی طور پر صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ ریویو کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہذا ریویو کے وہ خریدار جو پہلے وکالت تعلیم سے منسلک تھے۔ اب ان کا تعلق براہ راست ادارہ ریویو آف ریلیجنز صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ ہوگا۔ اس لئے آئندہ خط و کتابت اور روپے پیسے کے معاملات مینیجر ریویو کے ساتھ کئے جائیں۔ اطلاعاً تحریر ہے

(مینیجر ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ ربوہ)

حج کے لئے روانگی اور درخواست دعا

مکرم بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ (مشرقی افریقہ)

۸ جون بروز اتوار بذریعہ ہوائی جہاز بغرض حج و زیارت دیار حبیب جدہ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو بخیریت اس فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق دے اور بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

بشیر الدین عبید اللہ
مبلغ یوگنڈا افریقہ

قائدین اضلاع اور علاقائی کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

یہ بات شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ اکثر دیہاتی مجالس کے خدام "خدام الاحمدیہ" کی اہمیت سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتے۔

لہٰذا ایسی صورت میں ان سے ہرگز توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ مالی ذمہ داریوں کو نبھائیں یا خدام الاحمدیہ کے دوسرے کاموں میں ہاتھ بٹانے کے قابل ہوں۔ لہٰذا آپ حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ ان پر خدام الاحمدیہ کی اہمیت واضح کرنے کے ہر ممکن ذرائع اختیار کریں۔ تا وہ خدام الاحمدیہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

موجودہ سہ ماہی از یکم مئی تا ۳۱ جولائی کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات

۱۔ ایک غلطی کا ازالہ قیمت ۲ر
۲۔ تجلیات الٰہیہ " ۶ر
۳۔ کشتی نوح " ۱۲ر

بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ قائدین اس امر کا اہتمام فرمائیں کہ تمام خدام ان کتب کا مطالعہ کریں۔ آخر میں ان کا زبانی یا تحریری امتحان لے کر مرکز کو نتائج سے مطلع فرما دیں۔ یہ کتابیں الشرکۃ الاسلامیہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب ساکن دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم حاجی غلام حیدر صاحب ساکن ۳۳ جنوبی ملکیانوالہ ضلع سرگودھا حال دار الصدر غربی ربوہ کا مکان میں نے ستمبر ۱۹۵۵ء میں تعمیر کیا تھا۔ میری اجرت کا بقایا مبلغ -/۱/ ۴۰۳ روپے حاجی صاحب کے ذمہ چلا آتا ہے۔ بار بار مطالبہ کرنے اور حاجی صاحب کے بار بار وعدہ کرنے کے باوجود اب تک یہ رقم ادا نہیں ہوئی مذکورہ اجرت ان سے دلائی جائے۔ حاجی صاحب موصوف سے اس مطالبہ کا معمولی طریق سے جواب نہیں لیا جا سکا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حاجی صاحب موصوف دس دن کے اندر اس کا تحریری جواب دفتر ہذا میں بھیج دیں اور اس کی پیروی کے لئے ۲۸/۶/۵۸ بوقت ۸ بجے صبح دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔ ورنہ درخواست دہندہ کی درخواست پر واجبی غور کر کے فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ سعیدہ شہناز صاحبہ بنت مکرم نور الدین صاحب خوشنویس الفضل کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محمد رشید صاحب ولد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب کاتب کے ہمراہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ۲۵ جنوری ۱۹۵۸ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں دیگر احباب کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ بھی شریک ہوئے۔ اور مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر طرح برکت کا موجب بنائے اور یہ اسی کے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین

اعلان دار القضاء

مکرم منشی سبحان علی صاحب مرحوم سابق کارکن ادارہ الفضل کے بچوں (نصیر احمد صاحب عبد السلام صاحب ظافر۔ بشارت احمد صاحب۔ مظفر احمد صاحب۔ صفیہ بیگم صاحبہ منیر بیگم صاحبہ اور نصیرہ بیگم صاحبہ) نے اپنے دستخطوں سے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی امانت خاص کھاتہ نمبر ۹۶ میں جو مبلغ پچاس روپے جمع ہیں اس میں سے مرحوم کا حصہ وصیت ۳۱-۲-۴۳ ادا کر کے باقی رقم منظفر احمد صاحب کو دی جائے۔ لہٰذا اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک مطلع فرما دیں بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

ضروری اعلان

چندوں کے بقایا جات کی معافی یا شرح چندہ میں کمی کی درخواستوں کی منظوری کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کی بعض جماعتیں اور احباب ایسی درخواستیں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا رہے ہیں۔ وہاں سے یہ تمام درخواستیں مناسب کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نہایت قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں نظارت بیت المال کو بھجوائی جاویں۔ نظارت بیت المال ان درخواستوں پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہی فیصلے کرتی ہے اور ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہے۔ اگر کوئی جماعت نظارت بیت المال کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو نظارت علیا کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ میں اپیل کی جا سکتی ہے اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ سے بھی کسی جماعت کو اطمینان نہ ہو سکے تو صرف اس صورت میں کوئی معاملہ حضور تک لے جانا چاہیئے۔ ورنہ ہر دوست کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انتظامیہ اور دفتری معاملات میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

فصل ربیع اور چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کا سال نومبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ گویا ہر سال چندہ تحریک جدید نومبر سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض زمیندار بھائی فصل ربیع کے موقعہ کو ضائع کر کے فصل خریف پر اپنی موعودہ رقم کی ادائیگی اٹھا رکھتے ہیں۔ اس طرح ایک تو وہ

۱۔ سبقت کے ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ دوسرے
۲۔ اپنے مبلغین بھائیوں اور مرکزی کارکنوں کے لئے کسی قدر پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے چندہ کا اصل ثواب اور فائدہ اسی میں ہے کہ فصل ربیع کی آمد سے ہی ادائیگی کر دی جائے۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

المصلح کا مسیح موعود نمبر

مجلس انصار اللہ کراچی "المصلح" کا "مسیح موعود نمبر" ماہ جولائی میں شائع کر رہی ہے جس میں سلسلہ کے جلیل القدر اصحاب کے مضامین شائع ہوں گے تمام مضمون نگار حضرات کی خدمت میں فرداً فرداً یہ فہرست بھجوائی جا چکی ہے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ ان سے درخواست ہے کہ بیس جون تک وہ اپنے مضامین ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔ نیز اس نمبر کی افادیت کے پیش نظر احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ جو احباب اپنے لئے اور تبلیغی اغراض کے لئے یہ نمبر حاصل کرنا چاہیں تو وہ مجلس انصار اللہ احمدیہ ہال میگزین لین۔ کراچی کو مطلع فرمائیں۔

(مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری عبد الواحد صاحب جو کہ کشمیر میں اخبار اصلاح کے ایڈیٹر ہوا کرتے تھے۔ اور اب انہوں نے چک نمبر ۸ ایم بی۔ تھل میں سکونت اختیار کی ہوئی ہے مگر تھل سے باہر کسی جگہ ہیں۔ ان کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع کریں۔ یا وہ خود اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۴۸۳۹ میں عبدالسمیع ولد چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب اس وقت زندہ موجود ہیں۔ میری آمد جو مجھے بذریعہ والد صاحب ملتی ہے مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

راقم الحروف عبدالسمیع بھٹی۔

العبد عبدالسمیع بھٹی بقلم خود

گواہ شد ولایت محمد طاہر سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کنری۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۹۷۰ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مستری نصیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد صرف مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ابھی واجب الوصول ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ امۃ الحفیظ بیگم محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ

گواہ شد مستری نصیر احمد خاوند موصیہ محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ

گواہ شد۔ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صدر دارالصدر غربی۔ ربوہ

نمبر ۱۴۸۴۹ میں شریفہ بی بی زوجہ محمد رفیق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گھسیٹ پور چک 69/R.B براستہ شاہ کوٹ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان حال کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ -/۷۰۰ روپے ہے ایک راس بھینس قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپے کل میزان -/۱۲۰۰ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا شریفہ بی بی

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد محمد رفیق خاوند موصیہ چک 69/R.B گھسیٹ پورہ۔ ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۹۶۱ میں حمیدہ بیگم زوجہ ملک عبدالغنی صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد غیر منقولہ دس مرلہ اراضی سکنی واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ ہے۔ منقولہ جائداد بصورت زیور طلائی وزنی ۲۵ تولہ بتفصیل ذیل ہے کڑے ہار انگوٹھیاں۔ کانٹے حق مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نوٹ: حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے بصورت زیور خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد۔ غلام مرتضےٰ وکیل القانون۔ ربوہ

گواہ شد۔ عبدالشکور ملک۔ لیکچرار پاکستان ڈیلویلپ پبلک سکول۔ ربوہ

نمبر ۱۴۸۷۶ میں فضل کریم ولد چوہدری اکبر علی قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کنری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۳-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری آمد بذریعہ تجارت یکصد پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف

سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

العبد:- فضل کریم بقلم خود ولد چوہدری اکبر علی

گواہ شد:- فضل احمد برادر موصی مذکور۔ نمبردار مرچنٹ کنری۔ سندھ

گواہ شد:- چوہدری اکبر علی والد موصی مذکور کنری ضلع تھرپارکر سندھ

وصیت -/۵۰۲۔

نمبر ۱۴۹۷۵ میں عائشہ بی بی بیوہ محمد عبداللہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۳-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

تفصیل منقولہ جائداد و غیر منقولہ۔ میری جائداد منقولہ بالکل کوئی نہیں اور صرف مبلغ یکصد روپیہ نقد ہے۔ اور غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہے۔ جو کہ میرے نان و نفقہ کا ذمہ وار ہے۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس کرتی ہوں اور میرے مرنے پر جس قدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت مذکور حاوی ہوگی۔

تفصیل حق مہر چونکہ میرا خاوند فوت ہو گیا ہے۔ اور حق مہر مبلغ یکصد روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اور اب کل رقم -/۲۰۰ روپے ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا عائشہ بی بی

گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد:- نذیر بیگم بقلم خود صدر لجنہ اماء اللہ وزیر آباد

گواہ شد:- غلام احمد سیکرٹری تحریک جدید وزیر آباد

نمبر ۱۴۸۳۸ میں محمد سلیم ولد کرنا قوم شیخ نومسلم پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷-۳-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد -/۳۰ روپے اور ۳۰ سیر غلہ گندم ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

المرقوم تاریخ ۵۷/۳/۱۴

محمد صادق اکاؤنٹنٹ کریم نگر فارم

العبد:- محمد سلیم کلینر محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد:- عنایت اللہ ڈرائیور محمد آباد اسٹیٹ موصی ۱۳۲۰

گواہ شد:- نذیر احمد کلینک محمد آباد اسٹیٹ موصی ۱۴۰۲۳

نمبر ۱۴۹۸۵ میں آمنہ بی بی زوجہ ماسٹر عطا محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۳۸ء ساکن دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میرا اپنے مہر مبلغ یکصد روپیہ میں سے مبلغ پندرہ روپیہ وصول کر چکی ہوں۔ اور ۸۵ روپیہ باقی خاوند ہیں میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ خاکسار نشان انگوٹھا آمنہ بی بی اہلیہ ماسٹر عطاء محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد:- محمد صدیق صدر محلہ وسطی ربوہ

گواہ شد:- عطا محمد ... دارالرحمت وسطی ربوہ

پاکستان کے وسیع علاقوں میں تابکار اشیاء کی تلاش کا پروگرام

وزیر اعظم کی ہدایت پر ایک ہفتہ بعد کام شروع ہو جائے گا

کراچی ۱۱ جون - باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق سارے پاکستان میں تابکار معدنیات کا وسیع جائزہ لینے کا کام بہت جلد شروع ہو جائے گا۔ اس سروے کے لئے تیاریاں ابھی سے شروع ہیں۔ سروے پارٹیوں کا فیصلہ کن پروگرام ایک ہفتے کے اندر اندر طے ہو جائیگا۔

یہ اطلاع پاکستان اٹیمی توانائی کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد نے کل صبح مہیا کی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ اقدام وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کی ہدایات اور تجویز کی بناء پر کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے اٹیمی کمیشن کو ہدایات جاری کی ہیں کہ قبائلی اور دوسرے علاقوں کا وسیع سروے کیا جائے اور ایسی معدنیات کی تلاش کی جائے جن سے اٹیمی طاقت کے حصول کے لئے کام لیا جا سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کی اس ہدایت کے مطابق سروے کی غرض سے ماہروں کی مہمیں جلد ہی مختلف علاقوں میں بھیج دی جائیں گی۔ وزیر اعظم نے اس مطلب کی ہدایات کل صبح اس وقت جاری کیں۔ جب آپ اٹیمی کمیشن کی عارضی لیبارٹری دیکھنے کے لئے گئے۔ یہ لیبارٹری ویسٹ وارف میں قائم ہے۔ وزیر اعظم کو یہاں ان معدنی اشیاء کے نمونے دکھائے گئے جو شمالی علاقوں میں ملی ہیں۔ اٹیمی کمیشن کا انتظامی چارج خود وزیر اعظم ہی کے پاس ہے۔ انہیں لیبارٹری میں مختلف اشیاء اٹیمی کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر نے دکھائیں۔

ڈاکٹر خان صاحب کے مقدمہ قتل کی

سماعت شروع ہو گئی

لاہور ۱۱ جون کل صبح بورسٹل جیل میں سپیشل مجسٹریٹ مسٹر ایم اے رضوی کی عدالت میں ری پبلکن قائد ڈاکٹر خانصاحب کے مقدمہ قتل کی سماعت شروع ہوئی جس کے دوران خاکسار مسلم لیگ کے صدر مسٹر خورشید خالد نے بطور وعدہ معاف گواہ طویل شہادت دیتے ہوئے خاکسار تحریک سے اپنی دیرینہ وابستگی اور خاکسار مسلم لیگ کے عام انتخابات میں حصہ لینے کے فیصلہ کی تفصیل بتائی مسٹر خورشید خالد کا بیان آج بھی جاری رہے گا۔

ڈاکٹر خان صاحب کے قتل کے سلسلہ میں یہ مقدمہ مبینہ قاتل عطا محمد خاکسار مسلم لیگ کے لیڈر علامہ مشرقی اور ان کے تین نائبین کے خلاف قتل سازش اور ترغیب قتل کے الزام میں زیر سماعت ہے۔ چالان ۲ جون ۱۹۵۸ء کو پیش کیا گیا تھا۔

مقدمہ کی سماعت کے لئے بورسٹل جیل کے ہسپتال کو کمرہ عدالت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ عدالت میں عام داخلہ پر پابندی ہے تاہم اس سلسلہ میں دلچسپی رکھنے والے افراد فاضل مجسٹریٹ کی اجازت سے مقدمہ کی کارروائی سن سکتے ہیں۔

۲- مرمت ہوئی ہے۔ اس میں بالکل جدید طرز کا سامان لگایا گیا ہے اور اسے نئے آلات سے آراستہ کیا گیا ہے ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک کے عرصہ میں یہ جہاز اور ایک اور تباہ کن کریسینٹ (وہ بھی پاکستان نیوی کے سپرد کیا جا چکا ہے) نومبی بحری بیڑے کے ممتاز جہاز تھے۔

اس جہاز کے علاوہ تین دوسرے بحری جہازوں میں بھی جو پاکستان کی بحری افواج کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔ از سر نو سامان اور جدید آلات لگانے پر جو روپیہ خرچ ہوا ہے وہ امریکہ نے دیا ہے۔

پاکستان کیلئے ایک اور تباہ کن جہاز

لنڈن ۱۱ جون - برطانوی معتمد بحریہ کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان بحریہ نے ۱۹۵۶ء کے آخر میں برطانیہ سے جو پانچ بحری جہاز خریدے تھے۔ ان کا آخری جہاز ۲۰ جون کو پاکستان کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یہ جہاز جس کا نام کوربول ہے تباہ کن ہے پاکستان کو اس حوالگی کی تقریب ساؤتھمپٹن میں ہوگی۔

یہ تباہ کن جہاز برطانوی بورڈ آف ایڈمرلٹی کی جانب سے وائس ایڈمرل سر گورڈ ف ہیاک پاکستان کے حوالے کریں گے اور پاکستان کی جانب سے برطانیہ میں متعین ہائی کمشنر مسٹر محمد اکرام اللہ اس کی حوالگی کو قبول کریں گے اس موقع پر جہاز کے عرشے پر دعا اور درود و سلام کی مختصر محفل ہوگی۔ جس کے بعد ہالینڈ میں متعین پاکستانی سفیر بیگم لیاقت علی خان اس جہاز کا نام پی۔ این۔ ایس عالمگیر رکھیں گی۔

یہ جہاز دسمبر ۱۹۴۵ء میں مکمل ہوا تھا اب ساؤتھمپٹن کی گودی میں از سر نو (باقی صفحہ ۲ پر)

"۱۹۶۲ء کے بعد پاکستان کو نہری پانی مہیا نہیں کیا جا سکتا"

عالمی بینک کے صدر کو بھارتی وزیر اعظم کی اطلاع

نئی دہلی، ۱۱ جون، عالمی بینک کے صدر مسٹر یوجین بلیک کے خط کے جواب میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے مسٹر یوجین بلیک کو اطلاع دی ہے کہ ۱۹۶۲ء کے بعد بھارت پاکستان کو نہری پانی مہیا نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا پاکستان کو اس سلسلہ میں متبادل انتظامات کر لینے چاہئیں۔

مسٹر یوجین بلیک نے بھارتی وزیر اعظم کو پاکستان کے ان خدشات سے آگاہ کیا تھا جو پاکستان نے سابق وزیر آبپاشی مسٹر پاٹل کے بیانات کے پیش نظر ظاہر کئے تھے۔

پنڈت نہرو نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ۱۹۶۲ء تک راجستھان کی نہر اور پیر سر ہند کا واٹر کنٹرول پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا۔ ان علاقوں کے کسان ہمیشہ پانی سے محروم رہے چنانچہ یہاں غذائی قلت ختم کرنے کے لئے پانی کی بہم رسانی کے انتظامات میں توسیع کی گئی ہے۔ لہٰذا ۱۹۶۲ء کے بعد پاکستان کو نہری پانی مہیا کرنے کی کوئی وجہ جواز نہیں ہوگی۔

پنڈت نہرو نے لکھا ہے کہ وزیر آبپاشی مسٹر پاٹل نے بھارتی پارلیمنٹ میں جو بیان دیا تھا اسے پاکستان کے خلاف "الٹی میٹم" کی حیثیت حاصل نہیں تھی۔ انہوں نے بھارتی پالیسی کی وضاحت کی تھی۔ اس بیان میں پاکستان کو قبل از وقت آگاہ کیا گیا تھا کہ اگر اس نے ۱۹۶۲ء تک پانی کی بہم رسانی کے متبادل انتظامات نہ کئے تو اسے مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مغربی بنگال میں سات لاکھ ٹن اناج کی قلت

کلکتہ ۱۱ جون۔ مغربی بنگال کے وزیر خوراک مسٹر پی سی سین نے صوبائی اسمبلی میں بتایا ہے کہ صوبہ کو اس سال سات لاکھ ٹن اناج کی قلت کا سامنا ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ مرکزی حکومت کی امداد سے یہ قلت پوری ہو جائے گی۔

درخواست دعا

خاکسار کے دو بھتیجے عزیزان عبدالشکور خاں اور عبدالرزاق خاں ایک ہفتہ سے ملیریا سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(عبدالرحیم خاں کاٹھ گڑھی ربوہ)

اعلان

کچھ پوسٹ آفس کیش سرٹیفیکیٹ جو جمعدار محمد صدیق خاں صاحب کے نام پر ہیں مؤرخہ ۹ جون کو ساڑھے تین اور چار بجے شام کے درمیان مہمانخانہ اور دارالرحمت وسطی کے درمیان کہیں گر گئے ہیں اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو براہ احسان نظارت امور عامہ میں پہنچا کر مشکور فرماویں۔ پانچ روپیہ بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔